غزوۂ احد کے واقعات اور چند اہم کردار

چوہدری محمد عنایت گوندل

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم

غازی علم الدین شہید اکیڈمی

غازی علم الدین شہید اکیڈمی چاہ میران لاہور

۱۵ محبوب روڈ نزد چوک نیلم

چاہ میراں - لاہور

Marfat.com

[illegible]

[illegible] پبلیکیشنز

[illegible] محبوب روڈ نزد چوک نیلم

بیاہ میراں ۔ لاہور

Marfat.com

غزوۂ احد کے واقعات اور چند اہم کردار

چوہدری محمد عنایت گوندل

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم

غازی علم الدین شہید اکیڈمی چاہ میراں لاہور

Marfat.com

غزوہ احد کے واقعات اور شہداء کے اہم کردار

چوہدری محمد عنایت گوندل

النبی اولی بالمومنین من انفسہم
غازی علم الدین شہید اکیڈمی

غازی علم الدین شہید اکیڈمی چاہ میراں لاہور

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر 7

نام کتاب ——— واقعات غزوۂ احد اور چند اہم کردار

تحریر ——— چوہدری محمد عنایت گوندل

باہتمام ——— محمد خلیل قادری

کمپوزنگ ——— محمد عمران یوسف

تعداد ——— 500

ہدیہ ——— 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ

پروف ریڈر ——— افتخار ارشد محمدی سیفی

برائے ایصال ثواب

والد محترم محمد دانیال قادری

محمد ذیشان قادری مرحوم

کتاب ملنے کا پتہ

غازی علم الدین شہید اکیڈمی چاہ میراں لاہور

Marfat.com

آہ! مبلغ دعوت اسلامی محمد ذیشان قادری رحلت فرما گئے

انا اللہ وانا الیہ راجعون

دل ملول ہے ذیشان قادری کی جدائی پر آنکھیں اشکبار ہیں اس سانحہ کی خبر نے دل و دماغ کو ماؤف کر کے رکھ دیا ان کے وصال کی خبر اتنی غیر متوقع اور ناگہانی تھی کہ یقین نہیں آرہا تھا۔

محمد ذیشان قادری جنہیں مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

مرحوم محبین اولیاء میں سے تھے آپ خوش الحان نعت خواں اور زبردست باعمل مبلغ بھی تھے جو اپنے پیچھے قابل تقلید راہ چھوڑ گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے۔ (آمین)

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مدینے کا بھکاری

محمد سہیل رضا قادری

Marfat.com

کچھ بیاں اپنا

"واقعات غزوہ احد اور چند اہم کردار" نامی کتاب باصرہ افروز ہوئی جسکے مطالعہ سے انشاء اللہ ایمان کو تقویت ملے گی مصنف چوہدری محمد عنایت گوندل زید مجدہ نے بڑے احسن انداز میں واقعات زیب قرطاس کئے ہیں جس کے مطالعہ سے آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی تحریر میں مزید نکھار پیدا کرے آمین۔

دعوت اسلامی

دعوت اسلامی جو کہ صلوۃ سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے احکام و فرامین جاننے اور ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے دعوت اسلامی کی تحریک میں شمولیت کیجئے۔

غازی علم الدین اکیڈمی کے بانی و صدر محمد سہیل رضا عطاری قادری اور سیکرٹری نشر و اشاعت محمد خلیل عطاری قادری کے علم عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

طالب دیدار درِ نبوی ﷺ

غلام عطار :

محمد دانیال رضا عطاری قادری

Marfat.com

مدینہ منورہ سے تقریباً ساڑھے تین میل کے فاصلے پر شمالی مضافات میں سرخ رنگ کا نظر آنے والا پہاڑ مشرق سے مغرب کی جانب پانچ میل بخطِ مستقیم پھیلا ہوا ہے اور دوسرے تمام سلسلہ ہائے کوہ سے الگ تھلگ ہونے کی وجہ سے احد کے نام سے موسوم ہے جس کی پتھریلی اور ہر وقت تپتی ہوئی سطح زمین پر کہیں کہیں خاردار جھاڑیوں کے سوا کوئی قابل ذکر درخت یا سبزہ نہیں پایا جاتا جس کے متعلق رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"احد وہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں اس میں ایک دروازہ ہے جو جنت کا دروازہ ہے"۔

تاریخ اسلام کا یہی وہ مشہور و معروف مقام ہے جہاں پندرہ شوال ۳ھ بروز ہفتہ علی الصبح اہل اسلام اور مشرکین مکہ کا آمنا سامنا ہوا تھا۔ جبل احد کی بلندیاں اس کے درے اور ڈھلوانی میدان ہی وہ شہادت گاہ اہل عشق و وفا تھے جہاں جاں سپاری اور سرفروشی کے وہ نادر واقعات وقوع پذیر ہوئے جو تاریخ اسلام کا امتیازی اور حقیقی سرمایہ ہیں۔ جن پر دنیا اسلام تاابد فخر کرتی رہے گی۔

محبت رسول ﷺ کی مقدس صہبا سے سرشار آپ کے وفاشعار صحابہ کرام نے اپنے خون جگر سے میدان احد کے قرطاس پر اپنے رسول ﷺ سے محبت ووفا کے وہ لازوال نقوش ثبت کئے جن کی تب و تاب جاودانہ کو وقت کی طویل مسافت بھی ماند کرنے سے یکسر عاجز و بے بس رہی۔

جبل احد کا کیف و مستی اور عزم ووفا کے جذبات سے لبریز پاکیزہ اور خاموش ماحول آج بھی ان نفوس قدسیہ کے زریں کارناموں اور عظیم قربانیوں پر شاہد ہے جو صبر و ایثار کی خوفناک وادیاں طے کرتے ہوئے مطلع تاریخ اسلام پر رشد و ہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے بن کر جلوہ گر ہوئے اور تاقیامت ان نجوم الاھتداء کی نورانی سیرت کے جلوؤں کی روشنی میں اہل عزم و ہمت اپنی عشق ووفا کی منزلوں کا سفر طے کرتے رہیں گے۔

میدان احد میں جب دونوں فریق صف آراء ہوگئے اور ایک دوسرے کی حدود سماعت تک پہنچ گئے تو ابوسفیان نے روایتی عیاری وفتنہ انگیزی سے کام لیتے ہوئے یثرب کے

Marfat.com

نصاری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

اے اوس وخزرج تم ہمارے اور ہمارے چچیرے بھائی کے درمیان سے ہٹ جاو ہمارے رشتہ دار کو ہمارے حوالے کردو تب ہم تمہارے ہاں سے چلے جائیں گے تم سے لڑنے کی ہمارے نزدیک کوئی وجہ نہیں"۔

مگروہ انصار جنہوں نے مکہ میں عقبہ پہاڑی کے موڑ پر اپنے رسول ﷺ سے پختہ و مستحکم وعدے کئے تھے اور میدان بدر میں اپنے رسول ﷺ سے کئے ہوئے وعدوں کی لاج رکھ لی تھی جنہیں اطاعت رسول ﷺ اور محبت رسول ﷺ نے تائیدایز دی پر محکم ایمان وایقان دیاتھا جن کو اخلاقی قوت کی کامرانی کا ادراک اور روح صداقت کی برتری کا کامل یقین حاصل تھا ان کے پائے ثبات میں ابوسفیان کی چکنی چپڑی باتوں سے لغزش کیسے آتی۔ قریشی سردار کا خیال خام تھاسرکار دوعالم ﷺ کے محبوب انصار نے ابوسفیان کو درشت الفاظ میں جواب دیا۔ جس پرابوسفیان بے آبرواور کھسیانہ سا ہو کررہ گیا۔

اس کے اشارے پر صف آراء اعداء سے ایک شخص آگے آیا جو کبھی قبیلہ اوس کا سردارتھا اور بے حد توقیر کامالک تھاجب حضور ﷺ ہجرت فرماکرمدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ عداوت پراتر آیاجب اس کا کوئی بس نہ چلا تو اپنے رفقاء سمیت مکہ میں قریش کے پاس چلاگیا۔اس فاسق ابوعامر نے روساء مکہ کو یقین دلا رکھا تھاکہ میدان جنگ میں اس کے قبیلے کے لوگ جونہی اسے دیکھیں گے تواس کے پاس آجائیں گے۔

اس امید پر اس نے قبیلہ اوس کو اپنی موجودگی سے آگاہ کرتے ہوئے کہا "قبیلہ اوس کے لوگو میں ابوعامر راہب ہوں" مگر انصار نے اس کا استقبال پتھروں سے کیا اور کہا "اے فاسق وبدکار تیری آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی ہماری آنکھوں سے دور ہوجا" یوں قریش کی جانب سے اہل ایمان کی صفوں میں تفرقہ ڈال کر مذموم مقاصد کے حصول کی ہر دو کوششیں ناکام ہو گئیں۔

اس موقعہ پرہی ایک ایساواقعہ رونماہواجس کی نظیر پیش کرناانسانی تاریخ کےبس کی بات نہیں جب ابوعامر کی صفوں سے آگے نکل کر انصار سے مخاطب تھااس وقت اسی

Marfat.com

ابوعامر کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے والد پر حملہ آور ہونے کی اجازت طلب کی مگر حامل خلق عظیم امن وسلامتی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت نہ فرمائی۔

ابوسفیان نے جو لشکر کے قلب میں موجود تھا پیش قدمی کا حکم دیا قبیلہ بنو عبدالدار کا طلحہ قوت وجلال کے نشہ میں مست قریش کا علم لئے چل رہا تھا اس کے پہلو میں اس کے دو بھائی اور چار بیٹوں کے علاوہ اس کے قبیلے کے چند دیگر افراد بھی تھے جن میں ہر ایک تیار تھا کہ ضرورت آپڑے تو اپنی اپنی باری پر پرچم سنبھال سکیں۔

چند ہی ساعتوں کی دیر ہے دونوں لشکر آپس میں ٹکرانے ہی والے ہیں کہ مدینہ منورہ سے احد کی جانب آنے والی راہ گزر پر گرد وغبار اٹھا اور اسی موج غبار سے ایک گھڑسوار اور دو پاپیادہ اشخاص یکے بعد دیگرے نمودار ہوئے۔

سرپٹ گھوڑا دوڑا کر آنے والا اصیرم عمرو بن ثابت انصار کے قبیلے بنی عبدالاشہل کا فرد تھا۔ اگرچہ اس کے قبیلہ کے دیگر افراد حلقہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے مگر وہ ابھی تک اس سعادت سے محروم تھا ان ایام میں وہ مدینہ منورہ سے باہر گیا ہوا تھا واپس آیا تو اس نے اپنے سردار سعد بن معاذ اور اپنے بھتیجوں کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہیں اسے بتایا گیا کہ وہ تو میدان احد میں ہیں جہاں معرکہ حق وباطل برپا ہونے والا ہے اس نے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کے متعلق دریافت کیا پتہ چلا کہ سب میدان احد میں ہیں۔

تمام تر دنیاوی علائق وترغیبات بنظر حقارت ٹھکرا کر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اپنے آباد گھروں سے نکلنے والوں کی یاد نے اسے بیتاب کردیا۔ اس کا سردار اور اسکی قوم جانثاری اور سرفروشی کا جو نمونہ میدان کارزار میں پیش کرنے والی تھی اس کے تصور نے اس کے دل کو اسلام کیلئے کشادہ کردیا۔ کلمہ شہادت پڑھا ہتھیار لئے اور مدینہ منورہ کی سنسان گلیوں سے سرپٹ گھوڑا دوڑاتا سوئے احد روانہ ہوا اور جاکر صفوں میں شامل ہوگیا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد آنے والے دونوں افراد وہب بن قابوس اور حارث بن عقبہ بن قابوس تھے مدینہ منورہ سے مغرب میں آباد بدوی قبائل میں قبیلہ مزینہ سے تعلق

Marfat.com

رکھتے تھے دونوں چچا بھتیجا نے ابھی ابھی اسلام قبول کیا تھا آج وہ مدینہ منورہ اپنے پیارے رسول ﷺ کی زیارت کیلئے آئے تھے وقت صبح دیار حبیب میں پہنچے تو دیکھ کر حیران ہوئے کہ نصف سے زائد شہر خالی پڑا ہوا ہے بستی کے درودیوار نہایت اداس اور ماحول پر سکوت طاری ہے البتہ یہود کے محلوں میں روزمرہ کی زندگی کی چہل پہل کا منظر پہلے سے بھی زیادہ ہے۔

جب انہیں پتہ چلا کہ سیدالانبیاء ﷺ اپنے جانثار صحابہ کے ساتھ احد کے دامن میں شریعت الہی اور قانون سماوی کے احیاء کیلئے محو جہاد ہیں تو فی الفور احد کیلئے روانہ ہو گئے اپنے رسول ﷺ کی بارگاہ میں سلام ادب و محبت پیش کیا اپنی تلواریں بے نیام کیں اور صفوں میں شامل ہو گئے۔

مکی فوج اپنے سپہ سالار کے حکم پر پیش قدمی کرنے لگی اگلی صفوں کے قریب عورتیں تھیں جن کی قیادت سپہ سالار ابوسفیان کی بیوی نصد بنت عتبہ کر رہی تھی یہ قریش کے معزز گھرانوں کی عورتیں اپنے پورے بناؤ سنگھار کے ساتھ تیغ وسنان کی زد میں کھڑے ہو کر حنابستہ ہاتھوں کے ساتھ دف اور طنبور بجا بجا کر قوم کو لڑائی کا جوش دلاتے ہوئے گا گا کر محشر برپا کر رہی تھیں اور ان کے گیتوں کے بول نظام جاہلیت اور ان کی فاسد ثقافت کی منہ بولتی تصویر تھے۔

آگے بڑھو تو ہم تمہیں گلے لگائیں گی۔
اور نرم قالین بچھائیں گی۔
اگر پیچھے ہٹو گے تو تمہیں چھوڑ دیں گی۔
روٹھ جائیں گی اور تم سے الگ ہو جائیں گی۔

مکی قوت میدان کارزار میں اپنا آخری زور دکھا رہی تھی ابوسفیان نے نازنینان قریش کی انگیخت کو کافی خیال نہ کیا خود فوج میں ہر سو پھر کر انہیں جنگ پر ابھارنے لگا اسی سلسلہ میں اس نے بنی عبدالدار کے طلحہ کو جو فوج کا علم بردار تھا مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

کہ

Marfat.com

" اے بنو عبدالدار کے لوگو!
بدر کے میدان میں تمہارے قبیلہ کے دونوں علمبرداروں نے ذلت ورسوائی کے ساتھ اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کیا تھا آج ہمیں یقین دلاؤ کہ تم علم بلند رکھو گے ورنہ اسے چھوڑ دو ہم اس کی خود حفاظت کریں گے"۔
ابوسفیان نے قبائلی عصبیت کو جھنجھوڑتے ہوئے بدر کی یاد دلا کر بنو عبدالدار کے جذبات بھڑکا دیئے ان بھڑکتے جذبات پر ہندہ کے بول جلتی پر تیل ثابت ہوئے۔
واہ واہ اے عبدالدار کے بیٹو!
اے پشتوں کی حفاظت کرنے والوں ہر کاٹنے والی تلوار سے دشمن پر کاری ضرب لگاتے چلو۔
طلحہ بھر گیا طیش اور غصے کے عالم میں اس نے للکارتے ہوئے کہا۔
" مسلمانو! تمہارا دعوی ہے کہ تمہارے مقتول جنت میں جائیں گے اور تمہاری تلواریں ہمیں جہنم رسید کریں گی کہو تم سے کوئی ایسا ہے جو مجھے دوزخ پہنچائے یا ٹھنڈے ٹھنڈے خود بہشت میں چلا جائے جسے تمنائے بہشت ہو تنہا نبرد آزمائی کیلئے سامنے آئے"۔
اس کے جواب میں ان اشعار کے دعائیہ کلمات نے حقیقت کا روپ دھار لیا۔

صبحك الله غداة الفجر
ملهاشمين الطوال الذهر
بكل قطاع حسام يغرى
حمزه ليثي وعلى صقرى

خدا کرے صبح ہی صبح تک بوٹی کر دینے والی تلواروں کے ساتھ لمبے لمبے قد والے حسین و وجیہ ہاشمیوں کا واسطہ تجھ سے پڑ جائے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے شیر ہیں اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے شاہین۔
وہی حسین وجمیل ہاشمی سردار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفوں سے نکل کر کافر کے مقابل آ گئے چند لمحات کے لئے ماحول پر سکتہ طاری ہو گیا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا ہی وار کیا جو خود سے گزر کر کھوپڑی کے ٹکڑے ٹکڑے کر گیا طلحہ زمین پر گر پڑا اس کا کام تمام کئے

Marfat.com

بغیر آپ واپس آ گئے ساتھیوں نے پوچھا آپ نے قتل مکمل کیوں نہ کیا آپ نے بتایا وہ میرے سامنے اس طرح گرا کہ اس کی شرم گاہ کھل گئی مجھے اس پر رحم آ گیا اور مجھے یہ یقین بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے موت دے دی ہے حضور ﷺ نے ولولہ انگیز منظر ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے فرط مسرت سے نعرہ تکبیر بلند فرمایا مسلم فوج نے نعرہ میں آپ کا ساتھ دیا جس سے احد پہاڑ کی وادیاں گونج اٹھیں۔

طلحہ کی موت کے بعد اس کا بھائی عثمان رجز پڑھتے علم لئے آگے بڑھا۔

" علمبردار وہ ہے جس کا نیزہ دشمن کے خون سے رنگین ہو جائے یا پھر لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے اس کا مقابلہ حضرت حمزہ نے کیا اور اس کے کندھے پر ایسی تلوار ماری کہ وہ ہاتھ سمیت کندھے کو کاٹتی اور جسم کو چیرتی ہوئی ناف تک جا پہنچی یہاں تک کہ اس کا پھیپھڑا دکھائی دینے لگا دستور عرب کے مطابق آپ نے باپ کا نام فخر سے لیا اور فرمایا کہ " میں ساقی حجاج کا بیٹا ہوں جو مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے کا اہتمام کیا کرتا تھا۔

علم کے گرد جو خون ریز جنگ جاری ہوئی اس میں بنو عبد الدار کے آدمیوں نے باری باری علم سنبھالا مگر یکے بعد دیگرے اس خاندان کے گیارہ آدمی موت کی نیند سلا دئے گئے تب اس قبیلہ کے صواب نامی غلام نے پرچم اٹھایا مگر اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا قریش کا پرچم زمین پر گر گیا اور اسے اٹھانے والا کوئی نہ تھا۔ علم کے نزدیک ہونے والے خونریز معرکہ میں کوئی مسلمان شہید نہ ہوا۔ یوں قریش کا پہلا شدید حملہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتحت دستہ نے نہایت بہادری سے پسپا کر دیا۔

اس کے علاوہ میدان کے بقیہ حصوں میں بھی جنگ زور شور سے جاری تھی۔ ابو عامر فاسق اور اس کے ساتھیوں نے بنو ہوازن کے ماہر تیر اندازوں اور خالد کی قیادت میں سوار دستہ نے اسلامی فوج کا بایاں بازو توڑ کر مسلمانوں کے عقب تک پہنچنے اور صفوں کو درہم برہم کر کے شکست سے دو چار کرنے کے لئے تین بار بھرپور حملہ کیا۔ مگر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کی مزاحمت اور عقب کے محافظ تیر انداز دستہ کے تیروں کی بوچھاڑ نے ہر حملہ کو ہر بار ناکام بنا کر رکھ دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر اس چیز کا اثر ضرور تھا کہ میں نے

Marfat.com

ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ تلوار مجھے عطا ہو۔ حالانکہ میں قریشی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا تھا۔ مگر تلوار مجھے نہ ملی۔ ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا ہوئی میں نے قصد کیا کہ جنگ میں دیکھوں گا کہ ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اس کافر کا کام تمام کردیا جو سامنے آیا۔ شمشیر زنی اس روز ان پر ختم تھی۔ ان کی زبان پر یہ رجز جاری تھا اور مصروف قتال تھے۔

"اس نخلستان کے دامن میں اپنے خلیل سے میں نے عہد کیا ہے کہ کبھی صفوں کے پیچھے نہیں رہوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آگے بڑھ کر چلاؤ نگا۔" حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کافر خوب قتال کررہا تھا۔ جدھر سے گزرتا مسلمانوں کا نقصان کرتا گزر جاتا۔ میں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اس کا اور ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آمنا سامنا ہوتا کہ میں ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کا اندازہ کرسکوں آخر ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے میں نے دیکھا کہ ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کرنے میں ذرا دیر نہ لگائی۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مشرک اپنے ہتھیاروں اور اپنی قوت پر نازاں بڑے جوش سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا اور کہنے لگا کہ مسلمان یوں جمع ہوگئے ہیں جیسے بھیڑیں ذبح کی جاتی ہیں۔ اچانک ایک مسلمان خود اور زرہ پہنے اس کے مقابلے میں آگیا دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمان نے اس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ اس کے جسم کے دو حصے ہوگئے نصف ایک طرف اور نصف دوسری جانب گرا۔ اس کو یوں قتل کرنے کے بعد مسلمان مجاہد نے چہرے سے خود ہٹایا اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے کعب کیسا منظر تھا جو تم نے دیکھا میں ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں"۔

قتال کرتے ہوئے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صف تک جاپہنچے آپ نے دیکھا کہ ایک کافر لوگوں کو اپنی اشتعال انگیزیوں سے جنگ پر ابھار رہا ہے آپ تیزی سے اس

Marfat.com

کی طرف لپکے اور اپنی تلوار لہرائی مگر وہ ھند بنت عتبہ تھی وہ چیخ اٹھی آپ نے وار روک لیا آپ فرماتے ہیں کہ میری غیرت نے گوارانہ کیا کہ میرے آقا کی تلوار کسی عورت کے خون سے آلودہ ہو"

حضور ﷺ نے بھی جن پاکیزہ اخلاق کا درس دیا تھا ان کی جھلک نہ صرف زمانہ امن بلکہ میدان کارزار میں بھی قابل دید اور پوری انسانیت کے لئے سبق آموز ہے - یہ وہ دور تھا جب ہر سو پھیلے ہوئے میدان جنگ نہایت درجہ کی وحشیانہ کارروائی کی شہادت پیش کررہے تھے مخالف فریق کے افراد کو باندھ کر اپنے خنجر سے غضب کا نشانہ بنایا۔ مقتولین کی لاشوں کی بے حرمتی کرنا ان کے اعضاء کاٹنا' ان کے سروں کی کھوپڑیوں میں شراب پینا' ان کے کلیجے چبانا وحشت و درندگی کے وہ مظاہرے تھے جن کو اس وقت کے انسان نے شجاعت و مردانگی کا نام دے رکھا تھا۔ مگر یہ اعجاز ہے ایک صحرانشین کا -کہ وہ میدان احد میں اخلاق عالیہ سے آراستہ ایسی انوکھی فوج لارہا ہے جس نے میدان کار زار میں اخلاقی قدروں اور احترام انسانیت کے وہ معیار قائم کئے جن سے وحشت وبربریت اورظلم و سرکشی کی تاریکی کافور ہوگئی اور دنیا امن وسلامتی کی شاہراہ پر گامزن ہوئی۔

لاشوں کی بے حرمتی تو کجا گرنے والے کی اگر بے دھیانی میں شرم گاہ کھل گئی تو صاحب شمشیر کا دل جذبات رحم سے پسیج گیا اور اس نے دوسری ضرب لگانے سے ہاتھ روک لیا۔ بچوں ' ضعیفوں اور عورتوں کو تہ تیغ کرنا تو کجا وہ عورت جو جنگ میں شریک تھی اور شریک بھی اس لئے کہ ہر سپاہی کے جذبات کو بھڑکاتی رہے جب تلوار کی زد میں آئی تو لہرائی ہوئی تلوار روک لی گئی اور انسانی تاریخ کے نئے باب کا آغاز فرماتے ہوئے یہ اعلان جلی حروف میں کندہ کیا:

"کہ میرے قائد کی تلوار کے شایان شان نہیں کہ اس سے کسی عورت کی جان لی جائے"

کیا کہوں ! حضور رحمت عالم ﷺ کے صحابہ کی جماعت سراپا رحمت و شفقت تھی جنگ کی وحشت و بربریت کا جذبہ ان میں سے کسی ایک فرد کے دل میں کبھی بھی

Marfat.com

پیدا نہ ہوا۔

ایک کافر اونٹ پر سوار ہوکر نکلا اور مبارزت کی دعوت دی کچھ دیر تک اس کے مقابلہ میں کوئی مسلمان نہ آیا اس نے پھر لکارا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھلانگ لگائی اور اونٹ پر دشمن کو جالیا عجب منظر تھا ہر طرف گھمسان کا رن پڑا ہوا تھا زبیر اونٹ پر کافر سے نبرد آزما تھے ہر کسی کو یہ منظر دکھائی دے رہا تھا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو زمین پر پہلے گرے گا مارا جائے گا اتنے میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن کو اپنی گرفت میں لے کر زمین پر کود پڑے اور اس کا سر کاٹ کر رکھ دیا اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

"کہ ہر نبی کا حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے"

علم کے گرد خونریز ہونے والی لڑائی میں علمبرداروں کا پے در پے قتل ہونا پرچم کفار کا بار بار سرنگوں ہونا اور پھر مسلسل اس کا زمین پر پڑے رہنا اور خالد بن ولید کے جارحانہ حملوں کا ناکام ہونا ایسے عوامل تھے جن کی بنا پر مکی فوج میں پست ہمتی کے آثار نمایاں طور پر نظر آنے لگے۔ دشمن کی بدحواسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت امیر ہمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ماتحت دستہ جس میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبید اللہ بن حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ جیسے جلیل قدر صحابہ جو تنہا ایک ایک اقلیم کو فتح کرنے کا عزم و حوصلہ رکھتے تھے' شامل تھے کی قیادت فرماتے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور صفوں کی صفیں الٹ دیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کارزار میں کسی خطرہ کا احساس نہ فرماتے تھے تمام حفاظتی تدابیر اور مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر تن تنہا خطرات میں کود جاتے ان کے دل میں کبھی خطرے کا احساس پیدا نہ ہوا آپ کی شجاعت و بڑائی سے دشمن کتنا مرعوب تھا اس کے دل میں آپ کے خلاف نفرت و بغض کے کتنے انگارے دہک رہے تھے اس کا اندازہ ابوسفیان کے اشعار سے بخوبی ہوتا ہے۔

Marfat.com

ومن هاشم قدما کریما ومصعبا
وکان لدی الھجاء غیر ھیوب
ولو اننی لم اشف نفسی منھم
لکانت شجا فی القلب ذات تدوب

اور بنو ہاشم کے ایک باعزت فرد کو کیوں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا جو نہایت متشدد اور میدان جنگ میں بے خوف ہو کر لڑنے والا تھا حالانکہ میں انہیں مار کر اپنا دل ٹھنڈا نہ کرلیتا تو میرے دل میں ایسے زخم ہوجاتے جن کے نشان مٹنے والے نہ تھے۔

یوم احد جو مسلمانوں کی ابتلاو آزمائش کا دور تھا' آپ بے خوف و خطر صف اعداء میں گھس گئے اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں تھامے لڑتے ہوئے دشمن کی صفوں میں تہلکہ مچادیا اور فوج میں بڑے بڑے دلاوروں کا حال خراب کردیا دشمن ان کی شمشیر زنی اور طرزرزم آرائی پر حیران تھا۔ اسی اثناء میں آپ کا سامنا سباع بن عبدالعزی سے ہوا جو مسلمانوں پر بڑھ بڑھ کر حملہ آور ہو رہا تھا آپ نے اسے للکارتے ہوئے فرمایا۔

"اے لڑکیوں کا ختنہ کرنے والی کے بیٹے ادھر آ اور میرا مقابلہ کر"

اس نے سامنا کیا ہی تھا کہ ایک ہی وار میں آپ نے اس کو ڈھیر کردیا پلٹ ہی رہے تھے کہ چٹان کی اوٹ سے وحشی نے اپنا مخصوص حربہ پھینکا جو نشانہ پر لگا آپ نے غضبناک ہو کر وحشی پر حملہ کرنے کا قصد فرمایا مگر لڑکھڑا کر گر پڑے زخم کاری تھا پھر اٹھ نہ سکے۔

تاریخ ہر آن ہر عظیم انسان کی عظمتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کی سیرت وکردار پر نت نئی رنگ آویزی کرتی رہتی ہے مگریوں محسوس ہوتا ہے کہ تاریخ جناب امیر کے حضور سراپا احتجاج بن کر تقاضا کررہی ہے کہ اے خانوادہ بنی ہاشم کے بطل جلیل اے سیدالشہداء تیری سیرت و کردار کا حسن' تیری شخصیت کا بانکپن اور تیری شجاعت و بسالت کا جو معیار تھا اس کے تناسب سے تیرے کارناموں کی ابواب بندی کیلئے میرے خالی اوراق عالم پریشانی میں ترس رہے ہیں۔ اے تعلیم تہور کے شہنشاہ تو اگر اور زندہ رہتا اور سیادت و امارت کے مواقع تیرے ہاتھ آتے تو تو ایسے کارنامے

Marfat.com

سرانجام دیتا جو میرے سینہ سے پھوٹنے والے حالات وواقعات کے دھاروں کا رخ پھیر دیتے اور تاریخ اسلام کو ایک جاذب نظر انوکھا رنگ نصیب ہوتا۔

احد میں رنج و غم کے جو پہاڑ ٹوٹے تھے آپ کی شہادت ان میں سے نہایت الم انگیز واقعہ ہے ۔ آپکی شجاعت کا اندازہ اور آپکی شہادت کے صدمہ کی شدت کافی مدت صحابہ کے ذہن وقلب پر تازہ بہ تازہ رہی چند سال بعد یہودی قبیلہ بنی قریظہ سے جنگ کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ اس یاد کے آئینہ دار ہیں آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ کرتے ہوئے گرج کر فرمایا تھا۔

”خدا کی قسم اب میں یا تو وہی چکھوں گا جو حمزہ نے چکھاان کا قلعہ فتح کرکے رہوں گا۔“

میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دواشعار کے اردو ترجمہ کے ساتھ اس واقعہ کو ختم کرتا ہوں چونکہ اس مضمون میں صرف غزوہ احد کے واقعات مقصود ہیں ۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں ۔

”اے ہاشمی جو صبر واستقامت میں سب سے بہتر تھے تیرا ہر کام حسین وجمیل تھا حمزہ کے فقدان سے ساری زمین تاریک ہوگئی اور بادلوں سے نکلنے والے چاند کی روشنی پر سیاہی چھاگئی“

مکی لشکر کے قلب کے قریب حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسرپیکار تھے مجاہدین اسلام نے اپنے زوربازو اور جذبہ ایمان سے پے درپے حملوں سے دشمن کی صفوں میں ابتری پھیلا دی تو حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھ لیا آپ غضب ناک شیر کی طرح اس پر حملہ آور ہوئے آپ کی تلوار کا پہلا وار اس کے گھوڑے کو لگا گھوڑا اس کی تاب نہ لاکر زمین پر گر پڑا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حملہ آور ہو کر شمشیر خارہ شگاف کو فضا میں بلند کیا چند ساعتیں قبل شہید امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبوں پر نیزہ چبھونے والا بزعم خویش شجاعت کا پیکر اموی سردار اپنے کو بے بس پاکر بلبلا اٹھا اور ساتھیوں کو مدد کے لئے پکارنے لگا۔ قبیلہ لیث کا ایک فرد اسود بن شداد دونوں کے درمیان حائل ہوگیا اور

Marfat.com

اس نے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم میں نیزہ اتار دیا جو جسم کو چیرتا پار نکل گیا اس کے دوسرے وار سے آپ شہید ہوگئے۔

اگر اسود آڑے نہ آتا اور حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وار خطانہ جاتا تو یقیناً ابوسفیان کے قتل سے غزوہ احد کے واقعات کی کوئی صورت اور ہوتی۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ناز آسمان کی طرف اٹھی اور زمین و آسمان کے درمیان فضائے بسیط میں پائے جانے نورانی جلووں پر چند لمحات کے لئے رکی اور پھر پہلو میں مقیم صحابہ کی جانب ملتفت ہوئی اور ارشاد فرمایا۔

"حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آسمان و زمین کے درمیان نقری ظروف میں بادلوں کے پانی سے فرشتے غسل دے رہے ہیں۔"

اگرچہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے مسلمانوں کو سنگین خسارہ اور ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑا مگر ان کی پیش قدمی مسلسل جاری رہی کفار نے اہل اسلام کے حملوں کو روکنے کیلئے انتہائی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا مگر پیہم حملوں کی تاب نہ لاکر ان کے قدم اکھڑنے شروع ہوئے اور ان کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔

ان کے حوصلے اس قدر پست ہوگئے کہ صواب کے قتل کے بعد ابھی تک کفر کا پرچم زمین پر پڑا تھا کسی بہادر کو جرات نہ ہوسکی کہ اسے اٹھائے مسلمان اپنی عسکری تربیت، منظم صف بندی اور شجاعانہ کارناموں کی بنا پر میدان جنگ میں ہر سو غالب تھے۔ اور دشمن پسپا ہوکر فرار کی راہ اختیار کرنے لگا۔

اسلامی فوج مسلسل پیش قدمی کررہی تھی مکی لشکر حملوں کی تاب نہ لاکر اپنے پڑاؤ کی جانب دھکیلا جارہا تھا لڑائی بتدریج احد کی ڈھلوان سے نشیب کی جانب پھیلتی جارہی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت انصار کے پرچم کے نیچے تشریف فرما سارا منظر ملاحظہ فرمارہے تھے مگر لحہ بہ لحہ محاذ کی کیفیت آپ کی نظروں سے اوجھل ہورہی تھی۔

آخر جاہلیت پرستوں کے قدم اکھڑ گئے اور وہ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ہند بنت عتبہ اور اس کی ساتھی عورتیں کپڑے

Marfat.com

اٹھائے بھاگی جارہی تھیں اور ان کی پنڈلیاں نظر آرہی تھیں اور اس وقت ان کی گرفتاری میں کوئی چیز حائل نہ تھی۔

حضرت براء بن عازب کی روایت ہے کہ جب مشرکین سے ہماری ٹکر ہوئی تو ان کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے پہاڑ میں تیزی سے بھاگ رہی تھیں اور ان کے پازیب دکھائی دے رہے تھے۔

غازیان احد نے خیال کیا کہ جنگ پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے تو اب کیوں نہ مخالف فوج کو بے سروسامان کرنے کیلئے ان کے کیمپ پر حملہ کیا جائے تاکہ تمام سامان جنگ ' رسد اور دوسری تمام اشیاء پر قبضہ کرکے مدمقابل کو ناکارہ بنادیا جائے ایسا کرنے سے اسلامی فوج کی صفیں خود ہی درہم برہم ہو گئیں۔ محاذ کا سارا نظام ٹوٹ گیا اور یہ اس وقت ہوا جب دشمن ابھی اپنی پوری قوت کے ساتھ میدان کارزار میں موجود تھا۔ جب کھلبلی پھیل گئی تو اسلامی فوج کا رابطہ اپنے سپہ سالار سے منقطع ہو گیا اور صفوں میں نظم وضبط مفقود ہو گیا۔

مزید ستم یہ ہوا کہ حضرت عبداللہ بن جبیر کی نگرانی میں جانثاروں کا جو دستہ درہ عینین پر مامور تھا اس نے اپنے مقام کو خالی کردیا ہر چند امیر دستہ نے انہیں روکنے کی کوشش کی مگر پچاس میں سے صرف دس تیراندازان کے ساتھ رہ گئے باقی ماندہ افراد نے اپنا مورچہ چھوڑا اور عام لشکر میں شامل ہوگئے۔ تیراندازوں کا درہ خالی کرنا دشمن کو حملہ کرنے کی دعوت دینے کے مترادف تھا دشمن کو مسلمانوں کے گھیرے میں لینے اور منتشر کرنے کا موقع ہاتھ آگیا جس سے اس نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ خالد بن ولید اپنے سوار دستہ کو لے کر تیزی سے وہاں پہنچا جہاں تیرانداز متعین تھے عکرمہ بن ابوجہل اپنے رسالہ کو لے کر جلد ہی خالد کی مدد کیلئے آگیا۔

درہ عنیین پر خونریز معرکہ ہوا حضرت عبداللہ اوران کے ساتھیوں نے ترکش کے سارے تیر چلائے اور پھر نیزوں اور تلواروں سے حملہ آور ہوئے ایک ایک کرکے سب نے جام شہادت نوش کیا دشمن نے ان کی لاشوں کو پامال کردیا اور درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا لباس تک اتار لیا۔

Marfat.com

ان شہیدوں کی لاشوں کو خستہ حال کرنے کے بعد خالد اور عکرمہ اپنے سواروں سمیت عزیٰ و ہبل کے فلک شگاف نعرے لگاتے عقب سے اسلامی فوج پر حملہ آور ہوئے ان نعروں کی گونج سے شکست خوردہ مشرکین کو نئی تبدیلی کا علم ہوا تو وہ پلٹ کر سامنے سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔

اتنے میں عمرہ بنت علقمہ چند عورتوں کے ہمراہ پرچم تک پہنچے ان عورتوں نے اپنے سروں کے بال کھول دیئے اور غم وغصہ سے اپنا لباس تار تار کردیا عمرہ نے لپک کر زمین پر پڑا جھنڈا اٹھالیا اور فضاء میں لہرادیا عمرہ اور دیگر عورتوں نے مردوں کو غیرت دلائی اور میدان سے فرار اختیار کرنے پر ملامت کی عمرہ کی اس حمیت وغیرت اور شجاعانہ کارروائی نے کفار کی سپاہ میں جوش وخروش کی نئی روح پھونک دی۔

بکھرے ہوئے مشرکین سمٹنے لگے اور انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی اور منتشر اسلامی فوج پر ہلہ بول دیا مسلمان آگے اور پیچھے دونوں جانب سے گھیرے میں آچکے تھے۔ لڑائی کا پانسہ یکسر بدل گیا مشرکین کا نعرہ جنگ عزیٰ کی جے اور ہبل کی جے میدان میں گونجنے لگا ساری فضاء میں تعلی آمیز کلمات ' نیزوں ' تلواروں کا غلغلہ تھا ہر طرف سے پتھروں کی بارش ہورہی تھی مکی لشکر پوری قوت سے میدان جنگ پر چھاگیا۔

اس وقت سرکار دو عالم ﷺ نو صحابہ کی قلیل تعداد کے ساتھ پیچھے تشریف فرما تھے کہ اچانک خالد بن ولید کے سوار عینین کی بلندی پر آپ کو نظر پڑے اس وقت اتنی مہلت ضرور تھی کہ اگر آپ پسند فرماتے تو اپنے ان چند ساتھیوں کے ہمراہ تیزی سے کسی محفوظ مقام تک پہنچ سکتے تھے مگر مسلمانوں کو دوبارہ منظم کرنے اور نیا جنگی محاذ تشکیل دینے کا کام التوا میں پڑجاتا جس کے نتائج انتہائی سنگین ہوتے اور اسلامی لشکر جو مکمل طور پر کفار کے محاصرے اور نرغے میں آچکا تھا۔ اس کو کچل کر رکھ دیا جاتا اور یوں اسلامی قوت پامال ہوکر رہ جاتی۔

مگر آپ ﷺ کی بے پناہ جرات وشجاعت اور استقامت و ثابت قدمی ان آزمائش کے مرحلوں میں اسلامی جمعیت کا سہارا بنی اور آپ نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر اپنے صحابہ کی جان بچانے اور عارضی شکست کو مکمل فتح میں بدلنے کا فیصلہ فرمایا اور

Marfat.com

جو غلطی مسلم سپاہ سے سرزد ہو چکی تھی فوری طور پر میدان کارزار میں ہی اس کا ازالہ فرمایا۔

ان ناگفتہ بہ حالات میں محبوب عالم ﷺ نے ابی عبداللہ' ابی عبداللہ کی صدائے 'دلنواز بلند فرمائی جس کی غرض و غایت یقیناً" یہی تھی کہ بگڑے اور بدلے ہوئے حالات سے عہدہ برا ہونے کا واحد یہی ایک راستہ ہے کہ بکھرے ہوئے مجاہدین کا اپنے سالار سے ازسرنو رابطہ قائم ہو۔ تاکہ ٹوٹے ہوئے نظم وضبط کو دوبارہ بحال کرتے ہوئے نئے محاذ جنگ کی تکمیل کی جاسکے۔

آپ ﷺ کی دعوت پر مسلمان آپ کی جانب پلٹ پڑے مگر میدان جنگ کی نئی صورت حال کے تحت چونکہ مسلمانوں سے زیادہ کافر آپ کے نزدیک تھے۔چنانچہ آپکی کی للکار سے کفار کو آپ کی موجودگی کا یقینی علم ہوگیا کہ آپ کہاں ہیں اس لئے مسلم مجاہدین کے آنے سے قبل کفار کی ایک خاصی تعداد پہلے پہنچ گئی۔ دوسری اسلامی فوج تو پہلے ہی محاصرہ میں آچکی تھی۔ اب سرکار دوعالم ﷺ اور آپ کے گنتی کے رفقاء کو بھی محاصرہ میں لے لیا گیا۔

محاذ کی نئی صورت حال نہایت تشویش ناک تھی ہر ایک حیران و پریشان تھا کہ وہ کیا کرے اور کدھر جائے ان کشمکش کے لمحات میں ایک پکارنے والے کی آواز سنائی دی کہ جان عالم شہید کردیئے گئے مسلمان مزید حواس باختہ ہوگئے اس خبروحشت اثر کو سن کر رہا سہا ہوش بھی جاتا رہا۔ دونوں لشکر گڈمڈ ہوگئے اور ایک دوسرے کا پتہ نہ چل سکا اس پریشانی اور بدحواسی کے عالم میں مسلمان مسلمانوں کی زد پر آئے یہاں تک کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد "یمان" مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور المیر بن حضیر اور ابوبردہ شدید زخمی ہوئے۔جب لوگوں کے حوصلے ٹوٹ گئے تو ایک گروہ نے میدان کارزار کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی ان میں بعض پہاڑی پر چڑھ گئے اور کچھ بھاگ کر مدینہ منورہ جا داخل ہوئے۔مدینہ منورہ میں اس سے قبل ہی مسلمانوں کی شکست اور حضور ﷺ کی شہادت کی خبریں گشت کررہی تھیں جن کو سن کر مسلم خواتین احد کے لئے نکل پڑیں۔ ام ایمن نے جب ان بھگوڑوں کو مدینہ میں داخل

Marfat.com

ہوتے دیکھا تو زمین سے مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکنی شروع کی اور سخت ملامت کی یہود و منافقین کے گھروں میں عید کا سماں تھا وہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے انہوں نے یہاں تک امیدیں باندھ لیں کہ اب ایک ہی راہ ہے کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو کہا جائے کہ وہ ابوسفیان سے یثرب اور ان کی آبادی کے لئے امان طلب کرے۔

بعض صحابہ نے لڑائی سے ہاتھ روک لیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جری فرد نے ہتھیار پھینک دیئے۔ ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا اس قدر غلبہ تھا کہ ان کی نگاہ میں شہادت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہونے والی فتح کوئی فتح نہ تھی ان کے نزدیک زیست اپنا پورے کا پورا مفہوم کھو چکی تھی۔

مگر ان مہیب خطرات میں گھر کر بھی ان قیامت خیز لمحات میں صحابہ کرام کا ایک گروہ پورے صبر وثبات سے جہاد جاری رکھے ہوئے تھا انہوں نے سنگین حالات کی آہنی رکاوٹوں سے ٹکرا کر ایک ہی نعرہ لگایا ایک ہی صدا بلند فرمائی "یا ہم نہیں یا تم نہیں" ان کے جذبہ وجاں نثاری کو خوف وہراس کا کوئی ہلکا سا جھونکا نہ چھو سکا انہوں نے شمع حق پر پروانہ وار جانیں فدا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور عظیم تر صداقت کے شجر طیبہ کو اپنے خون سے سیراب کر گئے۔

حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ جہاد اپنے پورے عروج پر تھا محو قتال آپ نے اپنے احساسات وجذبات سے لبریز جو پاکیزہ مگر مختصر جملے ارشاد فرمائے وہ محاذ جنگ کی تازہ حکمت عملی کا سنگ بنیاد بھی ثابت ہوئے اور گومگو کی کیفیت سے دوچار صحابہ کے دلوں میں جذبہ جہاد کی نئی روح بھی پھونک گئے۔ آپ مصروف قتال ہیں اور اپنے رب کی بارگاہ میں فریاد کناں ہیں۔

"الٰہی جو کچھ مسلمانوں سے سرزد ہوا میں اس کیلئے معذرت خواہ ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں"

پھر چند مایوس صحابہ کے پاس سے جنہوں نے لڑائی سے ہاتھ روک لئے تھے گزرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ تمہیں کس چیز کا انتظار ہے انہوں نے جواب دیا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہید کردیئے گئے اب لڑ کر کیا کریں گے۔ آپ نے غصہ سے فرمایا۔

Marfat.com

"اگر آپ شہید ہوگئے تو تم زندہ رہ کر کیا کرو گے اٹھو اسی عظیم مقصد کیلئے جانیں فدا کردو جس مقصد کیلئے رسول ﷺ نے جان قربان کردی"

اور آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ کو دیکھا ان کے شوق جہاد کو مہمیز لگاتے ہوئے فرماتے ہیں "اے سعد مجھے احد کے دامن سے جنت کی خوشبو آرہی ہے" آپ لڑتے لڑتے شہید ہوگئے خاتمہ جنگ کے بعد انہیں پہچانا نہ جاسکا ان کی بہن نے انگلیوں کے پورے سے پہچانا ان کو نیزے' تلوار اور تیر کے اسی زخم آئے۔

اے آقا دو عالم ﷺ کے جلیل القدر صحابی! اے انصار کے جذبہ جاں نثاری کے ماتھے کے جھومر! تیری بارگاہ بے کس پناہ میں ناچیز اپنی کوتاہ نظری اور کوتاہ فہمی کا عجزوانکساری سے اعتراف کرتا ہے کہ میدان احد میں جن مراتب کو آپ نے طے کیا جن کیفیتوں سے گزرکر جنت کی ہواؤں کی لپیٹ میں پہنچے نہ صرف میرے بلکہ ہر انسان کے فہم وادراک سے ماوراء ہیں۔

حضرت ثابت بن دحداح نے پوری قوم کو جنگ کی دعوت دی اور فرمایا "اے میری قوم لڑائی کیلئے کمربستہ ہوجاؤ اگر سرکار دو عالم ﷺ شہید ہوگئے ہیں تو اللہ تو زندہ ہے اپنے دین کے لئے جنگ جاری رکھو" اس پر انصار کی ایک جماعت اٹھی جو خالد کے سواروں پر حملہ آور ہوئی اور ہر ایک نے جام شہادت نوش کیا۔

حضرت عباس بن عبادہ نے اپنا خود اور زرہ اتار پھینکی اور فرمایا "اگر ہم میں سے کوئی آنکھ جھپک رہی ہو اور پھر حضور ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچے تو ہم رب کی بارگاہ میں کوئی عذر پیش نہ کرسکیں گے" ان کا ساتھ خارجہ بن زید اور اوس بن ارقم نے دیا تینوں نے کفار پر ہلہ بول دیا اور لڑتے لڑتے تینوں شہید ہوگئے۔

اسی دوران حضرت سعد بن ربیع کی طرف سے "جب آپ میدان احد کے سنگریزوں پر خاک وخوں میں غوطائی جسم پر نیزوں' تلواروں اور تیروں کے ستر زخم کھائے آخری سانس لے رہے تھے" انصار کو پیغام ملا۔ محمد بن سلمہ فرماتے ہیں آپ نزع کی کیفیت میں تھے میں نے حال پوچھا۔

آپ نے فرمایا" آخری سانس لے رہا ہوں میری طرف سے حضور ﷺ کی

Marfat.com

بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنا اور ہدیہ محبت پیش کرنا ۔ اور پوری قوم کو کہنا کہ . سعد بن ربیع تمہیں یہ کہتا تھا اگر کوئی دشمن سرورعالم ﷺ تک رسائی حاصل کرے اور تم میں سے ایک آدمی بھی زندہ ہو ' آنکھیں جھپک رہا ہو تو تم اللہ تعالی کی جناب میں کوئی عذر پیش نہ کرسکو گے "

اس طرح کی زندہ و جاوید قربانیوں ' ولولہ انگیز اور حوصلہ افزا واقعات سے اسلامی فوج کے حوصلے بحال ہوگئے اور وہ گومگو کی کیفیت سے نکل کر عزم وحوصلہ کے سابقہ معیار پر آگئے اور اپنی پوری جانفشانی سے گھیراتوڑ کر مرکز قیادت تک راستہ بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہوگئے ایک سخت اور خونریز جنگ لڑنے کے بعد نرغہ سے نکل کر مرکز کے گرد جمع ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی ایک ایسی تعداد بھی تھی جن کو ان اوساں خطا حالات میں حضور ﷺ کی فکر دامن گیر تھی گھیراؤ کا علم ہوتے ہی وہ آپ کی طرف پلٹ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جب میدان احد میں لشکر اسلام انتشار کا شکار ہوگیا اور حضور ﷺ کی شہادت کی افواہ ہر سو پھیل گئی تو میدان احد میں خون میں لت پت پڑے مقتولوں میں سے میں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کیا تو مجھے آپ کہیں نظر نہ آئے میں نے خیال کیا کہ واللہ آپ رزم حق وباطل سے کنارہ کش ہونے والے قطعاً" نہ تھے آپ نہ مقتولوں میں اور نہ کہیں سامنے نظر آرہے ہیں ایسا نہ ہوکہ ہماری غلطی کی بنا پر اللہ تعالی ہم سے ناراض ہوگیا ہو اور اپنے رسول ﷺ کو اپنے پاس اٹھالیا ہو' تو اب یہی مناسب ہے کہ میں لڑتے لڑتے اپنی جان دے دوں ۔ اسی طرح صحابہ کی خاصی تعداد اپنے رسول ﷺ کی تلاش میں پلٹ پڑی ۔ ان میں سے سرفہرست حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ جیسے صحابہ تھے یہ لوگ صف اول میں کفار سے لڑرہے تھے مگر جب نبی ﷺ کی ذات کو خطرہ لاحق ہوا تو آپ کے دفاع کے لئے بھی سب سے آگے تھے ۔

جس وقت اسلامی فوج مشرکین کا محاصرہ توڑ کر نرغے سے نکلنے کی جِدوجہد میں

Marfat.com

مصروف تھی اس وقت سرکار دو عالم ﷺ کے اردگرد بھی خونریز معرکہ آرائی جاری تھی۔ مشرکین پلٹ پلٹ کر آپ پر حملہ کررہے تھے اور شمع نبوت کے پروانے اپنی شمشیر خار اشگاف سے ہر حملہ کا پامردی سے مقابلہ کررہے تھے خود حضور ﷺ بھی مصروف قتال تھے آپ نے تیروں کی بوچھاڑ کردی اتنے تیر چلائے کہ ترکش خالی ہوگیا اور کمان ٹوٹ گئی اس وقت آپ کے ساتھ ساتھ انصاری اور دو قریشی صحابہ تھے جن کے ہمراہ آپ الگ تھلگ محاصرے میں آگئے تھے۔ یہی واقعہ تھا جب آپ نے ارشاد فرمایا:

"کون ہے جو میرے لئے اپنی جان فروخت کرتا ہے"

انصاریوں نے بڑھ کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم پھر حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے۔ عمارہ بن زیاد زخموں سے نڈھال ہوگئے تو آپ نے ان کو قریب بلایا اور اپنے قدم مبارک کے سہارے لٹادیا اس بلند بخت انصاری نے اس حالت میں جان دی کہ اس کا سر آپکے قدموں پر تھا۔ محب ومحبوب کی محبت کے یہی وہ نرالے انداز ہیں جن سے غزوہ احد عبارت ہے۔

اب آپ کی حیات اقدس کا نازک ترین لمحہ تھا جب دشمن آپ کو شہید کرنے کے درپے تھا اور پرے باندھ کر حملہ آور ہورہا تھا اس وقت آپ کے ہمراہ صرف عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہ گئے تھے۔

ابی بن خلف، عبداللہ بن قمئہ، عبداللہ بن حمید عتبہ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن شہاب قریش کے وہ نامور بہادر تھے جنہوں نے آپ کو شہید کرنے کا حلف اٹھا رکھا تھا۔

عتبہ بن ابی وقاص نے چار پتھر مارے جن میں سے ایک پتھر کی ضرب سے سامنے والے دو اوپر کے اور دو نچلے دانت مبارک شہید ہوگئے اور نچلا ہونٹ مبارک زخمی ہوگیا۔ عبداللہ بن قمئہ نے آگے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جو کندھے پر لگا مگر زرہ نہ کاٹ سکا۔ اس کی درد آپ کو کافی عرصہ محسوس ہوتی رہی دوسرا وار آنکھ کے نیچے ابھری ہوئی ہڈی پر لگا جس کی وجہ سے خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک کے اندر دھنس گئیں۔ عبداللہ بن شہاب نے آگے بڑھ کر آپ کی پیشانی زخمی کردی۔

Marfat.com

اگرچہ دشمن آپ کو شہید کرنے پر بضد تھا مگر دونوں جلیل القدر صحابہ نے اپنی ثابت قدمی اور نہایت درجہ کی سرفروشی سے ان کے منصوبے خاک میں ملا دیئے چونکہ دونوں عرب کے ماہر تیرانداز تھے انہوں نے اپنی تیراندازی سے دشمن کو آپ سے دور رکھا۔

نبی ﷺ نے ترکش کے سارے تیر بکھیر کر حضرت سعد کے آگے رکھ دیئے اور ارشاد فرمایا" تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں" حضرت سعد کی صلاحیت اور شجاعت وبہادری کا اندازہ اس سے ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے سعد کے سوا کسی کے لئے ماں باپ فدا ہونے کی بات ارشاد نہیں فرمائی روایت ہے کہ یوں احد میں حضرت سعد نے ایک ہزار تیر لشکر کفار پر برسائے۔

دشمن نے ہجوم کیا تو حضرت طلحہ تلوار لے کر ان پر حملہ آور ہوئے اور زبردست لڑائی کی۔ صحابہ کی جماعت کے پہنچنے تک آپ تنہا لڑتے رہے اور حضور ﷺ کا دفاع کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر تلوار لگی اور انگلیاں کٹ گئیں آپکے سر پر تیروں کے اتنے زخم آئے اور اتنا خون بہہ گیا کہ آپ بے ہوش ہوگئے یہی وہ لمحہ تھا جب آپ کے پاس صحابہ کی جانباز جماعت پہنچ گئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو سنبھالو اس نے جنت واجب کرلی۔

صحابہ کی اس جماعت نے آتے ہی اپنے ہتھیاروں اور جسموں سے آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنالیا اور حضرت ابوعبیدہ نے خود کی دوکڑیاں جو رخسار میں دھنس گئیں تھیں ان میں سے ایک کو منہ میں پکڑا اور آہستہ آہستہ نکالنا شروع کیا تاکہ رسول اکرم ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ اسی طرح آپ نے باری باری دونوں کڑیاں نکال لیں مگر آپ کے نیچے کے دونوں دانت گر گئے

کفار کے شدید حملوں کا سلسلہ جاری تھا اور ان کی تعداد میں ہر لحہ اضافہ ہورہا تھا۔ وہ ہر قیمت پر شمع نبوت کو گل کرنے کا عزم کئے ہوئے تھے پیہم حملوں کے دباؤ میں اضافہ ہوا تو آپ ایک گڑھے میں جاگرے جس کے نتیجے میں آپ کا گھٹنہ موچ گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور حضرت طلحہ نے نیچے اتر کر سہارا دیا آپ باہر تشریف لائے۔

Marfat.com

تیروں کی بارش ہونے لگی تو ابو طلحہ انصاری اپنی ڈھال لے کر آپ کے آگے سپر بن گئے اور ساتھ ہی تیر اندازی بھی کرتے رہے جب بھی ابو طلحہ تیر پھینکتے تو آپ ابو طلحہ کی پشت پر سے سرمبارک اونچا فرما کر جائزہ لیتے کہ تیر کہاں جاتا ہے۔ مگر ابو طلحہ ہر بار عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ سربلند نہ فرمائیں ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر لگ جائے۔

صحابہ کی واپس آنے والی تعداد میں وہب رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ مزنیہ قبیلہ کے دو آدمی بھی شامل تھے جن کا جنگ میں شامل ہونے کا تذکرہ اوپر ہوچکا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جو خونریز معرکہ برپا تھا اس میں ایک بار سواروں نے خوفناک حملہ کیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" ان کا مقابلہ کون کرے گا" وہب رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ وہب رضی اللہ عنہ نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کردی اور وہ پیچھے ہٹ گئے مگر سواروں نے اسی رفتار سے دوبارہ حملہ کیا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی ارشاد دہرایا اور وہب رضی اللہ عنہ مزنی نے اپنے آپ کو پھر پیش کیا اور تلوار سے لڑتے لڑتے دوسرے حملے کو بھی ناکام بنادیا۔

دشمن کی صفوں سے تیسری جماعت نمودار ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسری بار پوچھنے پر بھی حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُٹھو اور خوش ہوجاؤ کہ جنت تمہاری ہے۔

پھر حضرت وہب رضی اللہ عنہ تلوار لے کر ان پر برس پڑے اور لڑائی کرتے ان سے دوسری جانب نکل گئے دوبارہ صفوں میں گھس کر قتال کرنے لگے کفار نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور شہید کردیا حضرت عمرؓ کو جب بھی احد کی یاد آتی تو فرماتے " میں وہ موت مرنا چاہتا ہوں جو مزنی کی موت تھی"

پھر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کس نے زخمی کیا آپ نے عتبہ بن ابی وقاصؓ کا نام لیا حاطب اس کے تعاقب میں نکلے جلد ہی وہ آپ کو مل گیا آپ نے اس پر تلوار کا وار کیا اور سرکاٹ کر رکھ دیا۔ اس نے گھوڑے سے گر کر تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

Marfat.com

جب لشکر اسلام میں افراتفری رونما ہوئی تو مسلم خواتین بھی جوش الفت میں شمع نبوت کی طرف بڑھیں ان میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا سرفہرست تھیں۔ یہ وہ خاتون ہے جسے بیعت عقبی میں بھی حاضری کا شرف حاصل ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں احد کے روز صبح سویرے ہی گھر سے نکل پڑی اپنے مشکیزے سے مجاہدین کو پانی پلاتی رہی اور جب قریب دوپہر کو جنگ کا نقشہ بدل گیا اور حالات دگرگوں ہوئے اور کفار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کے درپے ہوگئے تو میں برداشت نہ کرسکی۔

پہلے تو تیراندازی کرتی رہی پھر تلوار لے کر شمع رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حفاظت کی غرض سے چکر کاٹنے لگی جب ابن قمئہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنے کیلئے آگے بڑھا تو میں نے اس کا راستہ روکا اور اس پر وار کئے اس نے جو مجھ پر وار کیا میرا کندھا زخمی ہوا وہ بدبخت دوہری زرہیں پہنے ہوئے تھا زخمی ہی نہ ہوتا تھا اسی پاکباز خاتون کے متعلق آپ نے فرمایا۔

" قیامت میں ام عمارہؓ اس طرح میرے پاس رہیں گی جیسے میدان احد میں ہیں "

ام عمارہ کے علاوہ بھی مسلم خواتین مدینہ منورہ سے میدان احد میں آچکی تھیں جنہوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور اپنی پشتوں پر مشکیزے اٹھائے تیزی سے پیاسے اور زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھیں جن کی تعداد چودہ بتائی جاتی ہے جن میں سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بڑی شان وجانفروشی سے ابھی تک اسلامی پرچم اٹھائے محو قتال تھے۔ لوائے نبوی ابھی تک سرنگوں نہیں ہوا تھا۔ عبداللہ بن قمئہ گھوڑے پر سوار حضرت مصعب رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہوا اس کا وار آپ کے دائیں ہاتھ پر پڑا اور ہاتھ کہنی سے کٹ گیا آپ نے پرچم دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اس نے دوسرا وار کیا تو آپ کا دوسرا بازو کٹ گیا۔ دشمن نے دیکھا کہ مجاہد نے جھنڈا اپنے سینہ سے لگالیا ہے اور اسی شان سے بلند ہے۔ تیسری بار گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور آپ کے سینہ میں نیزہ اتار دیا ان کی شہادت پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ جھنڈا سنبھال لیں۔

Marfat.com

مصعب رضی اللہ عنہ عبداللہ بن قمئہ کا خیال تھا کہ پرچم آپ ﷺ ہی تھامے ہوئے ہیں وہ مصعب کو نبی کریم ﷺ خیال کررہا تھا۔اس پر وہ خوشی سے چنگھاڑتا اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور چیخ چیخ کر اعلان کرنے لگامیں نے محمد ﷺ کو شہید کردیا۔

گھمسان کی جنگ ہورہی تھی عثمان بن عبداللہ حملہ آور ہوا اس کا گھوڑا گھڑے میں گر گیا حارث بن صمہ نے اس پر وار کیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا مگر عبداللہ بن جابر نے پلٹ کر حضرت حارثؓ کو زخمی کردیا مسلمانوں نے لپک کر انہیں اٹھالیا ادھر خطرات سے کھیلنے والے ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ پر ٹوٹ پڑے اور ایسی تلوار ماری کہ اس کا سراڑ گیا۔

آپ کے گرد جو خونریز معرکہ برپا تھا آپ کے پاس موجود صحابہ نے بے مثال شجاعت و استقلال کا مظاہرہ فرماتے ہوئے آپ کا دفاع اور دشمن کا مقابلہ کیا۔ شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے حملوں کی تاب نہ لاکر خالد اور عکرمہ کے سوار اور دوسری مشرک فوج بھاگنے پر مجبور ہوگئی۔

بڑی شدید جنگ کے بعد مشرکین کی صفیں چیر کر نرغہ میں آئی ہوئی اسلامی فوج تک جانے اور فوج کو نرغہ سے نکالنے کا راستہ بنالیا گیا سرور عالم ﷺ جونہی اس رستہ پر نمودار ہوئے تو سب سے پہلے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو پہچانا اور خوشی سے چیخ اٹھے مسلمانو! خوش ہوجاؤ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ۔

یہ مژدۂ جانفزا نسیم سحر کے فرحت آفریں جھونکے کی مانند سارے اداس ماحول میں پھیل گیا بیقراروں کے قلب حزیں کو پھر قرار آگیا۔ حراساں روحوں کو سکون وطمانیت کی دولت سرمدی نصیب ہوئی ۔ ماہتاب رسالت ﷺ خطرات کے سیاہ بادلوں کی اوٹ سے نکل کر جونہی جلوہ افروز ہوا مقتل میں محو خواب شہداء کی روحیں فرط مسرت سے جھوم اٹھیں انہیں اپنی قربانیوں کا صلہ مل گیا۔ زخم خوردہ مشتاق و لفگار زخموں سے اٹھنے والی درد کی ٹیسوں کو بھول گئے ۔ اپنوں کی اموات کے صدمے سہنے والوں کے لئے راہ صبر و تحمل کے خوفناک موڑ سے گزرنا آسان ہوگیا۔ کاروان عشق وایثار ازسر نو کمر

Marfat.com

ہمت باندھ کر جادہ پیا ہوا۔ روٹھی ہوئی ہمتیں عود کر آئیں، ٹوٹے ہوئے حوصلے پھر عزم وہمت سے آشنا ہوئے۔

لشکر اسلامی جونہی اپنی اصل حالت میں آیا تو مسلمان آپ کی طرف آنا شروع ہوگئے رفتہ رفتہ جب ایک کثیر تعداد جمع ہوگئی اور باقی سے رابطہ قائم ہوگیا تو آپ نے گھاٹی میں کیمپ کی جانب ہٹنا شروع فرمایا تاکہ مشرکین نے مسلمانوں کو محاصرے میں لینے کی جو کارروائی کی تھی وہ بے اثر ہوکر رہ جائے۔

کفار نے واپسی کو ناکام بنانے کیلئے متعدد حملے کئے مگر اسلامی فوج کی ثابت قدمی کے سامنے ان کی کوئی یورش بارآور ثابت نہ ہوئی اور مجاہدین کی یہ جماعت حضور ﷺ کی معیت میں کیمپ تک جو پہاڑ کی گھاٹی میں تھا پہنچنے اور باقی ماندہ لشکر کے وہاں تک آنے کیلئے محفوظ راستہ بنانے میں کامیاب ہوگئی چنانچہ سارے لشکر کا رابطہ از سر نو اپنے سالار اعظم سے قائم ہوگیا۔

جب سرکار دو عالم ﷺ گھاٹی میں تشریف فرما ہوچکے تو ابی بن خلف گھوڑے کو رقص کرواتا حملہ آور ہوا۔ جانثاروں نے اس کا مقابلہ کرنا چاہا مگر سرور عالم ﷺ نے فرمایا اس کا رستہ خالی کردو آپ نے حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے نیزہ لے کر اس کی گردن پر مارا وہ گھوڑا دوڑاتا ساتھیوں کے پاس گیا اس نے ان سے کہا واللہ محمد ﷺ نے مجھے قتل کردیا لوگوں نے کہا کوئی خاص چوٹ تو ہے نہیں صرف گردن پر معمولی خراش ہے۔ اس نے کہا ایک دفعہ مکہ میں سرورعالم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قتل کروں گا اس لئے یہ تو پھر بھی نیزہ لگا ہے اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتے تو میری جان چلی جاتی۔

فوج کے ہمراہ مقام رابغ پہنچا تو مرگیا اور کہتا تھا جو تکلیف میں جھیل رہا ہوں اگر ذی المجاز کے سارے باشندوں کو ہوتی تو وہ سب کے سب مرجاتے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں وادی رابغ میں جارہا تھا کہ مجھے آگ نظر آئی دیکھا تو ایک آدمی زنجیر گھسیٹتا ہوا آگ سے نکلنے کی کوشش کررہا ہے اور پیاس پیاس پکار رہا ہے ایک اور آدمی نظر آیا جو کہہ رہا تھا اسے پانی نہ پلانا اسے نبی کریم ﷺ نے قتل کیا ہے۔

Marfat.com

یہ ابی بن خلف ہے۔

سیرت رسول ﷺ کا یہی وہ دلاویز اور محسور کن پہلو ہے ۔ جس نے گم کردہ راہ انسان کے دل کی کائنات بدل کر رکھ دی جس نے بھی اس آئینہ پر انوار میں الفت ومحبت کی اک نظر سے جھانک کر دیکھا اس نے صداقت وحقیقت کی بحر بے کراں کو پالیا اور اپنی ہمت اور ذوق کے مطابق فیض یاب ہوا۔

عقل بے مایہ محو حیرت ہے کہ اپنے تو اپنے ٹھہرے مگر بیگانے پھر ایسے بیگانے جو بغض وعناد میں جل کر آپ کو شہید کرنے سے کم کسی اذیت رساں طریقہ پر راضی نہ تھے انہیں بھی کامل یقین تھا کہ اس صادق وامین رسول اللہ ﷺ کے ذہن مبارک سے جو بات نکلے گی وہ آخر ہو کر رہے گی۔

انسانی عقل نے آپ کی سیرت اور آپ کے لائے ہوئے نظام حیات میں دور دور تک اور طویل مدت تک کھوج لگایا ہر زاویہ نگاہ سے تحقیق و جستجو ہوتی رہی مگر آپ کی سیرت کی ہر دلفریب ادا اور نظام اسلام کے ہر حکم کے اندر صداقت وحقیقت کا بحر بے کراں موجزن پایا انسانی عقل وفہم تو کجا اہل معرفت بھی ان کے کمالات کا ادراک نہ کرسکے ۔

ظاہرش ایں جلوہ ہائے دلفروز
باطنش ازعارفاں پنہاں ہنوز

ابوسفیان اور خالد نے مسلمانوں پر آخری اور تازہ حملہ کرنے کی کوشش کی اور ایک دستہ کو لے کر پہاڑی پر چڑھنے لگے ۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی " اے اللہ یہ ہم سے اوپر نہ جائیں " حضرت سعد بن ابی وقاص کی تیروں کی بوچھاڑ نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔

دشمن اس سے بے خبر نہ تھا کہ مسلمان از سر نو منظم ہو چکے ہیں۔انہیں اندیشہ تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ جو اتفاقی کامیابی انہیں حاصل ہوئی ہے وہ ناکامی میں تبدیل ہو جائے ۔

واقعات جنگ کا منظر ان کے سامنے تھا۔ شوق شہادت کے جذبہ سے سرشار صحابہ کرام کی جانفروشی کے کارنامے وہ دیکھ چکے تھے انہیں یقین تھا کہ وہ جتنی بھی طاقت

Marfat.com

استعمال کریں مسلمان شہید ہوسکتے ہیں مگر انہیں زندہ گرفتار کرکے قیدی بنانا ازحد محال ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ کے شہید ہونے کے بعد انہیں جنگ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

اپنے خیال میں جلیل القدر صحابہؓ کو شہید کرکے وہ جنگ بدر میں قتل ہونے والے سرداروں کا بدلہ لے چکے تھے۔

ان وجوہات کی بنا پر دشمن نے لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور واپسی کی تیاری کرنے لگا اس دوران انہوں نے مسلم شہداء کی نعشوں کا مثلہ کیا جس میں ہندبنت عتبہ پیش پیش تھی۔

ادھر جب مسلمانوں کو گھاٹی میں قرار نصیب ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈھال میں پانی لائے جس سے زخم دھوئے گئے حضرت سیدۃ النساء زخم دھورہی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی ڈال رہے تھے محمد بن مسلمہؓ احد کی نالے سے میٹھا پانی لائے جسے آپ نے نوش فرمایا۔

مشرکین نے واپسی کی تیاری مکمل کرلی تو ابوسفیان مقابل پہاڑی پر نمودار ہوا اس نے باری باری بلند آواز سے پوچھا۔

کیا تم میں محمد ﷺ ہیں۔

ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر صدیق ہیں۔

کیا تم میں عمر بن خطاب ہیں۔

مصلحت کے تحت جواب نہ دیا گیا۔ تو کہنے لگا تینوں مارے گئے حضرت عمرؓ ضبط نہ کرسکے اور بلند آواز سے فرمایا او اللہ کے دشمن ہم سب زندہ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا تمہاری لاشوں کا مثلہ ہوا ہے لیکن نہ میں نے اس کا حکم دیا تھا اور نہ اس کا برا منایا ہے پھر اس نے نعرہ لگایا۔اعل ھبل۔ ہبل بلند ہو۔

سرور عالم ﷺ کے حکم پر صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ اعلی واجل اللہ اعلیٰ وبرتر ہے۔

قریش مکہ اور مسلمانوں کی پوری داستان آویزش ان دو جملوں میں سمٹ کر آگئی اور

Marfat.com

یہی جملے وجہ عناد تھے کہ ہبل کو عزت و بلندی حاصل ہو۔

یا اللہ خالق و مالک کی بزرگی و برتری کا ذکر بلند ہو نظام جاہلیت جو ظلم و سرکشی کے خمیر سے وجود میں آیا وہ قائم رہے یا عدل وانصاف پر مبنی اسلام کا دیا ہوا نظام حیات جاری وساری ہو۔ جبل احد کی چوٹی پر ابوسفیان اور حضرت عمر ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑے باہم مخاطب تھے ۔اس وقت اسی پہاڑ کا دامن جو انسانی خون سے لت پت تھا اور ہر دو نظریہ ہائے حیات پر جانیں نچھاور کرنے والوں کی بکھری ہوئی لاشیں اس کی عملی تصویر پیش کر رہی تھیں۔

ابوسفیان ایک اور وعدہ بھی کر گیا۔ اس نے کہا آئندہ سال مقام بدر پر پھر لڑنے کا وعدہ ہوا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ کہہ دو ٹھیک ہے اب یہ بات تمہاری اور ہمارے درمیان طے ہوگئی۔

اس کے بعد ابوسفیان اپنے ساتھیوں کے ساتھ چوٹی سے نیچے اتر گیا۔ مال واسباب اونٹوں پر لادا اور مدینہ کے ان قرب وجوار کے علاقوں سے نکل گئے جن پر انہوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ رسالت ماب ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا کہ وہ دیکھیں اگر وہ اونٹوں پر سوار ہوئے تو ارادہ مکہ کا ہے اگر گھوڑوں پر سوار ہوئے تو ان کا ارادہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر انہوں نے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا تو میں ان سے ضرور جنگ کروں گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر اطلاع دی کہ انہوں نے گھوڑے پہلو میں کر رکھے ہیں۔ اونٹوں پر سوار ہیں اور ان کا رخ مکہ کی جانب ہے۔

Marfat.com

درود پاک کے فضائل وبرکات کا مجموعہ

روحانی' نورانی ناقابل فراموش حکایات

فیضان واجدان کا
مرقع

تحفۂ درودِ پاک

مرتب محمد سہیل رضا قادری

پیشکش

غازی علم الدین شہید اکیڈمی' لاہور

Marfat.com

بدر الزمان

اینڈ سنز

پروپرائٹر بابر خان

ڈوکان نمبر 21 نیو مارکیٹ لنڈا بازار لاہور

فون: 7662667

Marfat.com

چیئرمین : نواز احمد بٹ

(042) 6817599
(042) 6824529

نواز بٹ موٹرز

آٹوز ڈیلرز اینڈ کمیشن ایجنٹ

151-جی ٹی روڈ سنگھ پورہ موڑ باغبانپورہ لاہور۔

بٹ آٹوز

آٹوز ڈیلرز اینڈ کمیشن ایجنٹ

پروپرائیٹر:۔
محمد دانیال قادری
شہزاد احمد بٹ
شاہد بٹ

(042) 7324029

G-54 آٹو سنٹر 108 لٹن روڈ بالمقابل تھانہ لٹن روڈ لاہور۔

Marfat.com

چیئرمین : نواز احمد بٹ

(042) 6817599
(042) 6824529

نواز بٹ موٹرز

آٹوز ڈیلرز اینڈ کمیشن ایجنٹ

151-جی ٹی روڈ سنگھ پورہ موڑ باغبانپورہ لاہور۔

بٹ آٹوز

آٹوز ڈیلرز اینڈ کمیشن ایجنٹ

(042) 7324029

54-G آٹو سنٹر 108 لٹن روڈ بالمقابل تھانہ لٹن روڈ لاہور۔

پروپرائیٹر :-
محمد دانیال قادری
شہزاد احمد بٹ
شاہد بٹ

Marfat.com